68828 ـ چاند دیکھنے کا حکم

سوال

کیا لوگوں کے لیے رمضان کا چاند دیکھنا فرض ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

علماء کی ایک جماعت رمضان کی پہلی رات چاند دیکھنے کو واجب قرار دیتی ہے، اور اگر کوئی شخص بھی اس رات چاند نہ دیکھے تو سب لوگ گنہگار ہونگے، یہ احناف کا قول ہے.

اور بعض فقہاء کہتے ہیں کہ چاند دیکھنا مستحب ہے.

مجمع الانہار میں مذکور ہے کہ:

" انتیس شعبان اور انتیس رمضان کو لوگوں کے لیے چاند دیکھنا فرض کفایہ ہے، اور حکمران کے لیے واجب ہے کہ وہ اس کا لوگوں کو حکم دے " مختصر.

دیکھیں: مجمع الانہار (1 / 238).

اور الفتاوی الھندیۃ میں ہے:

" انتیس شعبان کو مغرب کے وقت لوگوں کے لیے چاند دیکھنا واجب ہے، اگر تو انہیں چاند نظر آ جائے تو ہ روزہ رکھیں، اور اگر آسمان ابر آلود ہو تو وہ شعبان کے تیس یوم پورے کر لیں " انتہی.

دیکھیں: الفتاوی الھندیۃ (1 / 197).

اور فتح القدیر (2 / 313) کا بھی مطالعہ کریں.

اور کشاف القناع میں لکھا ہے:

(اور تیس شعبان کی رات لوگوں پر رمضان کا چاند دیکھنا فرض ہے).

دیکھیں: الکشاف القناع (2 / 300).

روزہ رکھنے کی احتیاط کے لیے چاند دیکھنا مستحب ہے، تا کہ اختلاف سے بچا جا سکے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں وہ کچھ کرتے جو اس کے علاوہ کسی میں نہ کرتے تھے، پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے "

اسے دار قطنی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعا ثابت ہے کہ:

" رمضان کے لیے شعبان کا چاند تلاش کرو "

اسے ترمذی نے روایت کیا ہے. انتہی.

اور اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (678) میں حسن قرار دیا ہے.

تحفۃ الاحوذی میں مبارکپوری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: یعنی چاند کو مطلع جات اور اس کی منازل میں تلاش کر کے اسے شمار کرو اور احاطہ ضبط میں لاؤ، تا کہ تم حقیقی طور پر رمضان کے چاند کو پانے میں بصیرت پر رہو، اور اس میں سے کچھ رہ نہ جائے " انتہی.

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" چاند دیکھنا ایک ایسا امر ہے جس کے ساتھ بعض عبادات کے اوقات مرتبط ہیں، تو اس لیے مسلمانوں کو چاند دیکھنے کی کوشش اور جدوجہد کرنی چاہیے، اور تیس شعبان کی رات کو تو چاند دیکھنا متاکد ہے، تا کہ ماہ رمضان کا علم ہو سکے، اور اسی طرح تیس رمضان کی رات بھی چاند دیکھنا چاہیے تا کہ شوال کا علم ہو سکے، اور تیس ذوالقعدۃ کی رات کو چاند دیکھا جائے تا کہ ذوالحجہ کی ابتدا کا علم ہو، تو یہ تین ماہ ایسے ہیں جن کے ساتھ ارکان اسلام میں سے دو ارکان کا تعلق ہے، اور وہ روزے اور حج ہیں، اور اس لیے بھی کہ عید الفطر اور عید الاضحی کی تحدید ہو سکے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھنے پر ابھارا ہے، اسی سلسلہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان

کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" روزے چاند دیکھ کر رکھو، اور چاند دیکھ کر ہی عید الفطر مناؤ، اور اگر آسمان ابر آلود ہو تو پھر شعبان کے تیس روز پورے کرو "

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مہینہ انتیس راتیں ہیں، تم چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو، اور اگر آسمان ابر آلود ہو تو پھر تیس پورے کرو "

پہلی حدیث نے رمضان کے روزے چاند دیکھ کر یا پھر شعبان کے تیس روز پورے کرنے کے بعد روزے رکھنے واجب کیے، اور شوال کا چاند دیکھ کر یا پھر رمضان کے تیس روزے پورے کرنے کے بعد عید الفطر منانی واجب کی اور دوسری حدیث نے رمضان المبارك کا چاند دیکھنے، یا پھر شعبان کے ایام پورے کرنے سے قبل روزہ رکھنا منع کیا ہے.

اور ایك حدیث میں رمضان المبارك کی بنا پر شعبان کا چاند خیال سے دیکھنے کا حکم دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" رمضان کے لیے شعبان کا چاند دیکھنے کی کوشش کرو "

اور ایك حدیث شعبان کے مہینہ کا خیال رکھنے کا کہتی ہے تا کہ رمضان المبارك کو صحیح ضبط کیا جا سکے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں وہ کچھ کیا کرتے جو کسی اور میں نہ کرتے، اور پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے، اور اگر آسمان ابرآلود ہوتا تو پھر (شعبان کے) تیس یوم پورے کرتے اور پھر روزہ رکھتے "

اس کی شرح میں شارحین کہتے ہیں:

" یعنی: رمضان المبارك کے روزہ رکھنے کی حفاظت کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے ایام شمار کرنے کا تکلف کیا کرتے تھے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی وفات کے بعد بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم رمضان المبارك کا چاند دیکھنے کا اہتمام کیا کرتے تھے.

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" لوگوں نے چاند دیکھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاند نظر آنے کی خبر دی، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا "

اور انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں:

" ہم مکہ اور مدینہ کے درمیان عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ سفر میں تھے تو ہم نے چاند دیکھا، اور میں بہت تیز نظر والا تھا تو میں نے چاند دیکھا، میرے علاوہ کوئی شخص بھی چاند دیکھنے کا گمان نہیں کرتا تھا، ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں:

تو میں عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو کہنے لگا: کیا آپ نہیں دیکھ رہے ؟ تو انہیں نظر نہیں آ رہا تھا "

اور احناف نے تیس شعبان کی رات کو رمضان کا چاند دیکھنا فرض کفایہ قرار دیا ہے، اگر وہ دیکھ لیں تو روزہ رکھیں، وگرنہ وہ شعبان کے تیس ایام پورے کریں؛ کیونکہ جس کے بغیر فرض پورا نہ ہوتا ہو تو وہ بھی واجب اور فرض ہوتا ہے.

اور حنابلہ کہتے ہیں:

روزہ کی احتیاط اور اختلاف سے اجتناب کے لیے چاند دیکھنا مستحب ہے، اور اس مسئلہ میں ہمیں مالکیہ اور شافعیہ کی کوئی صراحت نہیں ملی " انتہی.

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (22 / 23).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا اگر کوئی مسلمان بھی رمضان اور شوال کا چاند دیکھنے کا اہتمام نہ کرے تو سب مسلمان گنہگار ہونگے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" رمضان یا شوال کا چاند دیکھنا صحابہ کرام کے دور سے چلا آ رہا ہے، کیونکہ ابن عمر رضی اللہ تعالی کا قول ہے:

" لوگوں نے چاند دیکھا اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں نے چاند دیکھا ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا، اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا "

اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ سب سے کامل اور پورا و بہتر ہے " انتہی.

ماخوذ از (48) سوالا فی الصوم سوال نمبر (21).

ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ رمضان اور شوال اور ذوالحجہ کا چاند دیکھنا فرض کفایہ ہے، کیونکہ اس کے ساتھ ارکان اسلام میں سے دو رکن روزہ اور حج کا تعلق ہے.

واللہ اعلم .